74994 ـ تیار شدہ سونے کے زیورات خالص سونے اور اجرت کے ساتھ فروخت کرنا

سوال

کیا خالص ڈھلا ہوا سونا تیار شدہ سونے اور تیاری کی اجرت کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

تیار شدہ سونا ڈھلے ہوئے خالص سونے اور اس تیار کرنے کی اجرت کے ساتھ فروخت کرنا حرام ہے، وہ اسطرح کہ: ایك کلو تیار شدہ سنا دے کر اس کے مقابلے میں ـ اسی وقت ـ ایك کلو سے زیادہ ڈھلا ہوا سونا لینا بناوٹ کے فرق سے، یا پھر ایك کلو سونا اور تیاری کے بدلے نقد رقم لے تو یہ حرام ہے، اور یہ ربا الفضل یعنی زیادہ سود میں شامل ہوتا ہے.

کیونکہ جب سونا فروخت کیا جائے تو وہ برابر برابر ہونا ضروری ہے چاہیے وہ تیار شدہ ہو یا ڈھلا ہوا ہو، اسی لیے فقھاء کرام کا کہنا ہے کہ: ان دونوں کے ڈلے (خام) اور تیار شدہ (جو کہ زیورات کی شکل میں تیار ہوتا ہے) یا اس کے سکے بنے ہوں (نقدی) برابر برابر ہو، تیاری اور صنعت کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا.

اور اگر معاملہ نقد اور ہاتھوں ہاتھ نہ کیا جائے تو یہ ربا النسیئۃ یعی ادھار سود ہوگا، تو اس طرح یہ معاملہ سود کی دو قسموں ربا النسیئۃ اور ربا الفضل پر مشتمل ہوگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اچھا اور ردی، ڈلا اور سکہ میں ڈھلا ہوا، صحیح اور ٹوٹا ہوا، جائز فروخت میں برابر برابر اور ایك جیسا ہونا چاہیے، اور اگر زیادہ ہو تو یہ حرام ہے، اکثر اہل علم کا قول یہی ہے، جن میں ابو حنیفہ، اور شافعی شامل ہیں، اور امام مالك سے اس کا جواز بیان کیا جاتا ہے کہ مضروب یعنی سکہ میں ڈھال کر اس کی جنس کے ساتھ ہی قیمت میں فروخت کرنا صحیح ہے، لیکن ان کے اصحاب نے اس کا نکار کیا ہے، اور اس کی ان سے نفی کی ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی (4 / 29).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" جمہور فقھاء کا مسلك ہے کہ: خالص سونا اور خام سونا، صحیح اور ٹوٹا ہوا بیع کے جائز ہونے میں سب برابر اور

مقدار میں اتنا ہی ہونا چاہیے، اور زیادہ ہو تو حرام ہے.

خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثقال خالص سونا ایک مثقال خام سونا جو کہ سکوں میں ڈھلا ہوا نہ ہو سے کچھ زیادہ کے ساتھ فروخت کرنا حرام کیا ہے، اور اسی طرح ڈھلی ہوئی چاندی اور خام چاندی کی فروخت میں زیادہ کو حرام کیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان کا معنی یہی ہے:

" سونا سونے کے ساتھ اس کا خام اور نقد بھی " انتہی.

سنن ابو داود حدیث نمبر (3349) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (22 / 74).

درہم اور دینار میں تبر اس کو کہتے ہیں جو ابھی ڈھالا نہ گیا اور سکہ نہ بنایا گیا ہو، جب اسے ڈھالا جائے تو وہ عین یعنی نقدی بن جاتا ہے، اور یہ تبر یعنی خام سے بہتر اور جید ہوتا ہے.

دیکھیں: المجموع للنووی (10 / 97) کشف الاسرار (3 / 320).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک سنار سونا تیار کرنے کی اجرت لیتا ہے، اور یہ اس طرح ہوتی کہ یا تو اس صورت میں ہوتی ہے کہ سونا فروخت کرتا ہے اور اس کی قیمت مزدوری اور اجرت کے ساتھ لیتا ہے، یا پھر سونا سونے کے ساتھ بدل کر تیار کرنے کی اجرت لیتا ہے اس میں اس کی کمائی بھی ہے اس کا حکم کیا ہے ؟

تو کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

فروخت کردہ سونے کے ساتھ سونے کے زیور تیار کرنے کی قیمت وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں، جب وہ سونا اور زیور اس کی جنس کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ فروخت کیا جائے، مثلا کاغذ کے نوٹوں میں، لیکن اگر سونا اس کی جنس کے ساتھ سونے کے بدلے اور اس کی مزدوری لیکر فروخت کیا جائے تو یہ جائز نہیں.

کیونکہ صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم سونا سونے کے بدلے فروخت نہ کرو، مگر برابر برابر، اور اس کو ایک دوسرے سے زیادہ میں فروخت نہ کرو، اور چاندی چاندی کے ساتھ بھی فروخت نہ کرو، مگر برابر برابر، اور ایک دوسری سے زیادہ نہ کرو، اور ان میں کوئی بھی

غائب کو حاضر کے ساتھ فروخت نہ کرو " انتہی.

الورق چاندی کو کہتے ہیں، اور و لا تشفو یعنی ایک کو دوسرے سے زیادہ نہ کرو.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 487).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

سونے کی کچھ دوکانوں والے سونے کے تاجر کے پاس جا کر اسے خالص ایک کلو سونا دے کر اس سے ایک کلو سونے کے زیورات لیتے ہیں جن میں قیمتی پتھر الماس یا زرکون وغیرہ جڑے ہوتے ہیں، اور تاجر کو اس کی تیاری کی قیمت بھی ادا کرتے ہیں کیا یہ صحیح ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یہ عمل حرام ہے، کیونکہ یہ سود پر مشتمل ہے، اور جیسا کہ سائل نے بیان کیا ہے اس میں دو طرح سے سود بنتا ہے....

پہلی وجہ:

سونا زیادہ دیا گیا ہے، وہ اس طرح کہ ان نگینوں وغیرہ کی جگہ بھی سونا دیا گیا ہے ...

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ:

تیار کرنے کی اجرت زیادہ دی گئی ہے؛ کیونکہ صحیح یہ ہے تیار کرنے کی اجرت زیادہ دینی جائز نہیں، اس لیے کہ اگرچہ تیار کرنا آدمی کا فعل ہے لیکن یہ سودی وصف میں زیادہ ہے، یہ اس وصف کے زیادہ کے مشابہ ہے جسے اللہ نے پیدا کیا ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ:

ایک صاع کھجور دے کر دو صاع ردی کھجور لی جائے، مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ سود سے بچ کر رہے، اور اس سے دور رہے کیونکہ یہ عظیم اور بڑے گناہوں میں سے ہے " انتہی.

فقہ و فتاوی البیوع صفحہ نمبر (393) جمع و ترتیب: اشرف عبد المقصود

مشروع اور جائز لین دین کرنے کی صورت یہ ہے کہ: ایک کلو سونا دے کر ایک کلو سونا اسی وقت اور برابر لیا جائے، چاہے تیاری اور صناعت جیسی بھی ہو، بلکہ چاہے ایک خام مال ہو اور ہر قسم کی صناعت اور تیاری سے خالی ہو.

یا پھر خام اور ڈھلا ہوا سونا نقد روپوں کے ساتھ فروخت کیا جائے، اور پھر تیار کردہ زیور میں سے جو چاہے خرید لے.

یا پھر خام سونا خرید کر سنار کو زیور تیار کرنے کے لیے دے اور اس کی اجرت نقدی کی صورت میں ادا کرے.

اور اس آخری حل کے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اور اگر تاجر سنار ہو تو وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ: یہ سونا لو اور میرے لیے جو وہ چاہتا ہے اس طرح کا زیور تیار کر دو، اور میں تیار ہونے کے بعد آپ کو اس کی اجرت دونگا، تو اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی.

ماخوذ از: فقہ و فتاوی البیوع صفحہ نمبر (401).

واللہ اعلم .